

# از عدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 17 اپریل، 1995

وارڈنگٹن لنکڈ ووڈیگراں

بنام

کلکٹر، میکرواٹ

[کے رامسوامی اور بی ایل، نسریا، جسٹس صاحبان]

حصول اراضی کا قانون، 1894:

دفعات 18، 19، 23، 31-اقرار نامہ کے تحت معاوضے کا ایوارڈ- اس کے بعد اعتراض کرنا اور زیادہ معاوضے کا دعویٰ کرنا- حوالہ دیا گیا اور حوالہ عدالت نے زیادہ معاوضہ دیا- حوالہ کی صداقت- قرار پایا کہ: درخواست حوالہ خود برقرار رکھنے کے قابل نہیں ہے۔

حاصل کی گئی کچھ اراضیوں کے سلسلے میں کلکٹر نے ایک حکم دیا۔ درخواست گزاروں کو ان کے اور کلکٹر کے دستخط شدہ قرارداد کے تحت معاوضہ ملا۔ اس کے بعد انہوں نے دفعہ 18 کے تحت حوالہ کے ذریعے اضافہ کا دعویٰ کیا۔ ان کی بات سننے کے بعد کلکٹر نے معاملہ خصوصی عدالتی افسر کے پاس بھیج دیا۔ حوالہ کی صداقت اور زیادہ معاوضے کے ان کے حق پر بھی اعتراض اٹھایا گیا۔ تاہم معاوضے کو 60 روپے سے بڑھا کر 40 روپے فی مربع میٹر کر دیا گیا۔ ریاست کی اپیل پر، عدالت عالیہ نے ریفرنس کورٹ کے ڈگری نامے کو الٹ دیا کیونکہ اپیل کنندگان قرارداد کی قیود و ضوابط پر راضی ہو گئے تھے۔ اس لیے یہ خصوصی اجازت کی درخواست ہے۔

درخواست گزاروں نے دعویٰ کیا کہ چونکہ انہوں نے ایوارڈ پر اعتراض کیا تھا، حالانکہ معاوضہ حاصل کرنے کے بعد، حوالہ درست تھا اور خصوصی عدالتی افسر زمینوں کی مناسب قیمت پر غور کرنے اور ایکٹ کی دفعہ 23 کے تحت معاوضہ دینے کے اپنے اختیار میں تھا۔

عرضی کو خارج کرتے ہوئے، یہ عدالت

قرار دیا گیا کہ: 1. زمین میں دلچسپی رکھنے والے افراد احتجاج کے تحت دفعہ 11 کے تحت کلکٹر کی طرف سے دیا گیا معاوضہ حاصل کرنے کے حقدار ہیں اور کلکٹر کی طرف سے مقرر کردہ معاوضے پر اعتراض کرنے کے حقدار ہیں۔ کوئی بھی شخص جس نے احتجاج کے علاوہ رقم وصول کی تھی وہ دفعہ 18 کے تحت درخواست دینے کا حقدار نہیں ہے۔ اس طرح احتجاج کے تحت رقم کی وصولی دفعہ 18 کے تحت دفعہ 18 کی ذیلی دفعہ (2) کی دفعہ کے تحت مقرر کردہ حد کے اندر درخواست دینے کی ایک فقرہ ہے جس کے ساتھ ساتھ ان بنیادوں کے ساتھ جن پر اعتراضات اٹھائے گئے ہیں۔ اس پر کلکٹر کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ دفعہ 19 میں بیان کردہ انداز میں سول کورٹ کا حوالہ دے۔

2. درخواست گزاروں نے مشترکہ طور پر دستخط شدہ قرارداد نمائش-B یا اس کے مواد کے بارے میں معلومات کی کمی کا دعویٰ کیا۔ عدالتی افسر کے سامنے جانچ میں سختی سے لیا گیا یہ موقف واضح طور پر بعد میں سوچا گیا ہے۔ انہوں نے اعتراف کیا کہ انہوں نے معاوضہ وصول کرنے کے وقت کوئی احتجاج درج نہیں کرایا۔ صرف ایک دعویٰ کرنے پر اعتراض کی درخواست دائر کی تھی، وہ بھی معاوضے کی وصولی کے ایک ہفتے بعد بغیر کسی احتجاج کے۔ اس نے جانچ میں کہا کہ اس نے ایک خالی کاغذ پر دستخط کیے ہیں۔ انہوں نے اعتراف کیا کہ مشترکہ بیان میں دستخط ان کے تھے لیکن کہا کہ نمائش-B کے مندرجات انہیں سمجھائے نہیں گئے تھے۔ عدالت عالیہ نے تمام گواہوں کے شواہد کا باریکی سے جائزہ لیا اور یہ نتیجہ اخذ کیا کہ ان کے زبانی احتجاج کا دعویٰ تحریری قرارداد نمائش-B کے ذریعے غلط ثابت ہوا۔ اس نے خوبیوں پر شواہد کا جائزہ لیا اور پایا کہ دھان کے کھیتوں اور دیگر زمینوں کے لیے 60 سے 40 روپے فی مربع میٹر کی شرح سے معاوضہ دینا انتہائی حد سے زیادہ تھا اور دیگر آبائی زمینوں کے سلسلے میں غیر تصدیق شدہ فروخت کے معاہدوں پر انحصار کرنا غیر قانونی تھا۔ یہ یقین کرنا قابل اعتبار ہے کہ زرعی اراضی مربع میٹر کی بنیاد پر بیچی اور خریدی جائے گی۔ عدالت عالیہ کا یہ نتیجہ کہ حوالہ کی درخواست خود قابل عمل نہیں ہے، بالکل قانونی ہے اور مداخلت کی ضمانت نہیں دیتا ہے۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: خصوصی اجازت کی درخواست (سی) نمبر 11083، سال 1995-

7 کے فیصلے اور حکم سے۔ 6.94 ایف اے نمبر 36، سال 1993 میں گواہی عدالت عالیہ کا۔

درخواست گزاروں کے لیے اے ایم مزو مدار اور ایس کے نندی۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم سنایا گیا: تاخیر معاف کر دی گئی۔

حصول اراضی کے قانون 1890 (مختصر طور پر 'ایکٹ') کی دفعہ 4(1) کے تحت نوٹیفکیشن 6 دسمبر 1988 کو نوکیراوت میں اسلحہ خانہ کی تعمیر کے لیے شائع کیا گیا تھا۔ کلکٹر نے 17 مئی 1989 کو اپنا ایوارڈ دیا۔ 5 جولائی 1989 کو اپیل گزاروں کو نمائش-B کے تحت معاوضہ موصول ہوا، جو ان کے اور کلکٹر کے دستخط شدہ قرارداد ہے۔ اس کے بعد، 8 اگست 1989 کو، جو اب دہندگان نے کلکٹر کی طرف سے مقرر کردہ معاوضے کی رقم پر اعتراض کیا اور انہوں نے دفعہ 18 کے تحت حوالہ کے ذریعے اضافہ کا دعویٰ کیا۔ 22 اگست 1989 کو کلکٹر نے انہیں اپنے سامنے پیش ہونے کو کہا۔ 29 اگست 1989 کو، جس تاریخ کو پیش کیا گیا، انہوں نے کلکٹر سے دفعہ 18 کے تحت حوالہ کی درخواست کی۔ اس کے مطابق، اسے خصوصی عدالتی افسر کے پاس بھیج دیا گیا۔ حوالہ کی صداقت اور زیادہ معاوضے کے ان کے حق پر بھی اعتراض اٹھایا گیا۔ خصوصی عدالتی افسر نے 29 اکتوبر 1991 کو اپنے ایوارڈ اور ڈگری ذریعے معاوضے میں 60 روپے سے 40 روپے فی مربع میٹر کی شرح سے اضافہ کیا۔ ریاست کی اپیل پر، عدالت عالیہ نے 7 جون 1994 کے اپنے فیصلے اور ڈگری ذریعے ریفرنس کورٹ کے حکم نامے کو الٹ دیا اور کہا کہ چونکہ درخواست گزاروں نے نمائش-B میں اتفاق کیا تھا اور اس میں قیود و ضوابط کے تابع معاوضہ حاصل کیا تھا کہ "کلکٹر کے ذریعے یہاں بنائے جانے والے اسلحہ خانہ کی تعمیر کے لیے زمین کے حصول کے سلسلے میں بشرطیکہ اس میں درج ذیل معاملات شامل ہوں جو ہمارے ذہن میں سچے، منصفانہ اور منصفانہ ہوں۔ معاوضے کی کل رقم ہمیں مکمل طور پر قابل قبول ہے۔" تفصیلات اس کیس کے مقصد کے لیے مواد نہیں ہیں۔

درخواست گزاروں کی طرف سے پیش ہونے والے فاضل وکیل کی طرف سے صرف یہ دلیل اٹھائی گئی ہے کہ چونکہ درخواست گزاروں نے ایوارڈ پر اعتراض کیا تھا، حالانکہ معاوضہ حاصل کرنے کے بعد، حوالہ درست ہے اور خصوصی عدالتی افسر زمینوں کی مناسب قیمت پر غور کرنے اور ایکٹ کی دفعہ 23 کے تحت معاوضہ دینے کے اپنے اختیار میں تھا۔

ایکٹ کی دفعہ 31(1) کلکٹر کو حکم دیتی ہے کہ وہ ایوارڈ کے مطابق اس کے حقدار افراد کو اس کی طرف سے دیے گئے معاوضے کی ادائیگی کرے گا۔ ..... اور انہیں ادا کرے گا۔ ..... ذیلی دفعہ (2) میں یہ تصور کیا گیا ہے کہ اگر وہ اسے حاصل کرنے پر رضامند نہیں ہوں گے۔ ..... کلکٹر معاوضے کی رقم عدالت میں جمع کرے گا جس میں دفعہ 18

کے تحت حوالہ پیش کیا جائے گا۔ دوسری دفعہ میں ایک سوار کو شامل کیا گیا ہے جس میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ "کوئی بھی شخص جس نے احتجاج کے علاوہ رقم وصول کی ہے وہ فقرہ 18 کے تحت کوئی درخواست دینے کا حقدار نہیں ہوگا"۔ دفعہ 18(1) میں تصور کیا گیا ہے کہ کوئی بھی دلچسپی رکھنے والا شخص "جس نے ایوارڈ قبول نہیں کیا ہے"، کلکٹر کو تحریری درخواست کے ذریعے، یہ مطالبہ کر سکتا ہے کہ معاملہ کلکٹر کے ذریعے عدالت کے تعین کے لیے بھیجا جائے، چاہے اس کا اعتراض زمین کی پیمائش، معاوضے کی رقم، جس شخص کو یہ قابل ادائیگی ہے، یا دلچسپی رکھنے والے افراد میں معاوضے کی تقسیم پر ہو۔ اس کی ذیلی دفعہ (2) میں وہ بنیادیں بیان کرنے کی ضرورت ہوگی جن پر ایوارڈ پر اعتراض کیا گیا ہے۔ فقرہ میں ایک حد مقرر کی گئی ہے جس کے اندر دفعہ 18 کے تحت درخواست دی جانی چاہیے۔ اس پر دفعہ 19 کے تحت کلکٹر کو تفصیل کے ساتھ اور دفعہ 19 میں مذکور طریقے سے تحریری طور پر عدالت میں بیان دینا ضروری ہے۔ عدالت، اس کے بعد، اعتراض کے تعین کے لیے کلکٹر اور اعتراض میں دلچسپی رکھنے والے افراد پر دفعہ 20 کے تحت اس طرف سے نوٹس جاری کرے گی۔ ان کی پیشی پر عدالت اعتراض کی تفتیش کے لیے آگے بڑھے گی۔ دفعہ 21 تحقیقات کے دائرہ کار کو "اعتراض سے متاثر شخص کے مفادات پر غور کرنے" تک محدود کرتی ہے۔ دفعہ 23(1) شق ایک سے چھ میں حاصل شدہ زمین کے لیے معاوضے کی رقم کے تعین کے لیے اصول بیان کرتی ہے۔

اس طرح یہ واضح ہو جائے گا کہ زمین میں دلچسپی رکھنے والے افراد احتجاج کے تحت دفعہ 11 کے تحت کلکٹر کی طرف سے دیا گیا معاوضہ حاصل کرنے کے حقدار ہیں اور کلکٹر کی طرف سے مقرر کردہ معاوضے پر اعتراض کرنے کے حقدار ہیں۔ کوئی بھی شخص جس نے دوسری صورت میں رقم وصول کی تھی اس وقت احتجاج کے تحت دفعہ 18 کے تحت درخواست دینے کا حقدار نہیں ہونا چاہیے۔ دوسرے لفظوں میں، احتجاج کے تحت رقم کی وصولی ایک ایسی فقرہ ہے جس کے تحت دفعہ 18 کے ذیلی دفعہ (2) کی دفعہ کے تحت مقرر کردہ حد کے اندر ان بنیادوں کے ساتھ درخواست دی جائے جن پر اعتراضات اٹھائے گئے ہیں۔ اس پر کلکٹر کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ دفعہ 19 میں بیان کردہ انداز میں سول کورٹ کا حوالہ دے۔

درخواست گزاروں نے مشترکہ طور پر دستخط شدہ قرارداد نمائش-B یا اس کے مواد کے بارے میں معلومات کی کمی کا دعویٰ کیا۔ عدالتی افسر کے سامنے جانچ میں سختی سے لیا گیا یہ موقف واضح طور پر بعد میں سوچا گیا ہے۔ انہوں نے اعتراف کیا کہ انہوں نے معاوضہ وصول کرنے کے وقت کوئی احتجاج درج نہیں کرایا۔ صرف ایک دعویدار، ریلنگسٹو ٹوگوانے بغیر کسی احتجاج کے

معاوضے کی وصولی کے ایک ہفتے بعد اعتراض کی درخواست دائر کی تھی۔ اس نے جانچ میں کہا کہ اس نے ایک خالی کاغذ پر دستخط کیے ہیں۔ انہوں نے اعتراف کیا کہ مشترکہ بیان میں دستخط ان کے تھے لیکن کہا کہ نمائش-B کے مندرجات انہیں سمجھائے نہیں گئے تھے۔ عدالت عالیہ نے تمام گواہوں کے شواہد کا باریکی سے جائزہ لیا اور یہ نتیجہ اخذ کیا کہ ان کے زبانی احتجاج کا دعویٰ تحریری قرارداد کے ذریعے جھوٹا ہے۔ عدالت عالیہ نے خوبیوں کے شواہد پر بھی غور کیا اور پایا کہ دھان کے کھیتوں اور دیگر زمینوں کو 60 سے 40 روپے فی مربع میٹر کی شرح سے معاوضہ دینا انتہائی حد سے زیادہ تھا اور دیگر مکانات کی زمینوں کے سلسلے میں غیر تصدیق شدہ فروخت کے معاہدوں پر انحصار کرنا غیر قانونی تھا۔ یہ یقین کرنا قابل اعتبار ہے کہ زرعی اراضی مربع میٹر کی بنیاد پر بیچی اور خریدی جائے گی۔ خوبیوں میں جانے کے بغیر بھی، ہم یہ مانتے ہیں کہ عدالت عالیہ کا یہ نتیجہ کہ حوالہ کی درخواست خود قابل عمل نہیں ہے، مکمل طور پر قانونی ہے اور مداخلت کی ضمانت نہیں دیتا ہے۔

اس کے مطابق خصوصی اجازت کی درخواست کو خارج کر دیا جاتا ہے۔

ایس۔ ایل۔ پی کو برطرف کر دیا گیا۔